بلاسود بنکاری بمقابلہ سودی نظام

خزانے اور اقتصادی امور کے وزیر مملکت سردار آصف احمد علی نے آج ایک بیان (بحوالہ جنگ راولپنڈی ۲۱ جنوری ۱۹۹۲ء) میں کہا کہ ربوٰ حرام ہے سود نہیں اور متبادل انتظام کے بغیر سود ختم کرنے سے ملکی معیشت تباہ ہوجائے گی مزید برآں علما الزامات لگانے کی بجائے صحیح سمت میں قوم کی رہنمائی کریں۔

اس ضمن میں عرض ہے کہ اگر سود حرام نہیں تو حکومت نے از خود جنوری ۱۹۸۲ء میں بلاسود کاؤنٹر کیوں کھولے؟ حکومت وقت نے خود تسلیم کیا تھا کہ سود حرام ہے اور اس سے بچنے کے لیے یہ اقدامات کئے گئے تھے۔ اب طے شدہ پالیسی سے انحراف کیوں کیا جارہا ہے۔ ربوٰ کی تعریف کو ازسرنو چھیڑ کر اس مسئلہ کو متنازعہ بنایا جارہا ہے واضح رہے کہ ربوٰ کی اصطلاح سود کی تمام شکلوں اور نوعیتوں پر محیط ہے۔ ریکارڈ کی درستگی کے لیے یہ بھی تحریر ہے کہ علما نے سود کے حرام نہ ہونے کے بارے میں کوئی فتویٰ نہیں دیا ورنہ اسے وفاقی شرعی عدالت میں پیش کیا جاتا۔

جہاں تک متبادل نظام کا تعلق ہے تو اسلامی نظریاتی کونسل جو کہ ایک آئینی ادارہ ہے اور موجودہ دور میں شیخ الاسلام کا درجہ رکھتا ہے اس نے ماہرین معیشت اور بنکاری کی مدد سے ۱۹۸۰ء میں ایک تفصیلی رپورٹ مرتب کی کہ سود کی لعنت سے کس طرح چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے اور شریعت کے مطابق سرمایہ کاری کے طریقے کار کیا ہیں

ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اسلامی نظریاتی کونسل کی اس رپورٹ "بلاسود بنکاری" ۱۹۸۰ء کو بنیاد بناکر آگے چلے۔ واضح رہے کہ اس رپورٹ میں چند ایک خامیاں رہ گئی ہیں اس کی اصلاح ۸۴-۱۹۸۳ء میں نئی سالانہ رپورٹ کونسل کر دی گئی تھی یہ ایک مکمل اور بہت جامع رپورٹ ہے جو کہ پارلیمنٹ کو پیش ہوچکی ہے عمل درآمد کی محتاج ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل (جس میں علما شامل ہیں) اس مسئلہ پر پہلے ہی حکومت کی صحیح رہنمائی کرچکی ہے حکومت کا فرض ہے کہ وہ الزام تراشی اور حیلے و بہانوں سے کام لینے کی بجائے صدق دل کے ساتھ اس رپورٹ پر عمل کروائے۔ اللہ تعالیٰ کے قوانین ابدی ہیں اور ان کو اپنانے سے ہی امت مسلمہ فلاح کا راستہ پاسکتی ہے۔

عبدالرحمن، افشاں کالونی، راولپنڈی

الحق کے مضامین اور قارئین کے تاثرات

ماہ صفر کا شمارہ الحق یہاں ابھی ابھی پہنچا ہے۔ اس میں آپ کا گراں قدر مقالہ ازواج مطہراتؓ کے مکانات کے جالب نظر رہا۔ بڑا استفادہ کیا۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

شاید دس بارہ سال ہوتے ہونگے، اسی موضوع پر اس ناچیز جاہل نے بھی ایک مقالہ شائع کیا تھا اور مسجد نبوی اور ان متبرک مکانوں کا نقشہ بھی شامل کیا تھا یہ اعظم گڑھ کے رسالہ الرشاد میں چھپا ہے۔ اطلاعاً عرض